اور نشست و برخاست کے جو طریقے رائج ہیں اور شاہی آداب بجالانے کے لئے پابوسی جیسی جو رسمیں معمول بہا ہیں وہ غیر اسلامی ہیں[1] سلطان جلال الدین خلجی نے جب سیدی مولا اور ان کے مصاحبین کے خلاف بغاوت کے الزام کی صحت و عدم صحت کو آگ کے ذریعہ جانچنا چاہا تو معاصر علماء نے اسے خلاف شریعت قرار دیا، اس وضاحت کے بعد سلطان نے اپنا ارادہ ملتوی کردیا۔[2] محمد بن تغلق نے ایک بار قحط کے زمانہ میں لوگوں کو دہلی کے باہر کاشت کرنے اور شاہی گودام میں غلہ جمع کرنے کا حکم دیا۔ ایک معاصر عالم مولانا عفیف کاشانی نے اس اسکیم سے اختلاف ظاہر کیا۔[3] متعلقہ ماخذ میں صراحۃً اس کی کوئی وجہ مذکور نہیں۔ غالباً اسے "جبری زراعت" تصور کرتے ہوئے اس پر اعتراض کیا گیا ہوگا۔ عہد تغلق کے معروف عالم اور سہروردی سلسلہ کے مشہور بزرگ سید جلال الدین بخاری (معروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت) نے آتشبازی جیسی غیر اسلامی رسموں کو ہدف تنقید بنایا تھا جو اس دور میں شب برات کے موقعہ پر عوام کے علاوہ حکومت کے زیر اہتمام بھی انجام پذیر ہوتی تھیں۔[4] سید جلال نے ان ٹیکسوں کے خلاف بھی اظہار کیا جو شریعت کے متعینہ محاصل میں شامل نہیں تھے

---

[1] برنی، تاریخ فیروزشاہی، ص ۱۴۱، سید مبارک غزنوی کے حالات کے لئے ملاحظہ کیجئے: اخبار الاخیار ص ۳۲-۳۳۔

[2] برنی، محولہ بالا، ص ۲۱۱۔

[3] رحلہ ابن بطوطہ، الجزء الثانی، ص ۵۹۔

[4] سراج الہدایہ (ملفوظات سید جلال الدین بخاری) مرتبہ قاضی سجاد حسین، انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ، نئی دہلی، ۱۹۸۳ء ص ۱۱۱، ۱۱۲۔